انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۷ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵۲

"مسودۂ قانون اوقاف اسلامی پنجاب"

ڈسٹرکٹ اوقاف کمیٹی اور صوبائی اوقاف بل کی ہیئت ترکیبی

"مسودہ قانون اوقاف اسلامی پنجاب" کے متعلق ایک بات جو خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ نظام حکومت کی بنیاد جمہوریت پر قائم کی جا رہی ہے۔ مذہبی اوقاف جن سے محض مذہبی اغراض وابستہ ہیں۔ سیاسی پارٹی بازی کی آماجگاہ بن جانے کا اندیشہ ہے۔ گوردوارہ ایکٹ کے متعلق سکھوں کو اس وقت جو سب سے بڑی شکایت ہے وہ یہ ہے۔ کہ گوردواروں پر قابو یافتہ پارٹی گوردواروں کی آمدنی کو جو مذہبی اغراض پر صرف ہونی چاہیئے اپنے سیاسی اثر و رسوخ کے لئے صرف کرتی ہے۔ یہ خطرہ اسلامی اوقاف کی آمد کے متعلق بھی رونما ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجوزہ مسودہ قانون کے رُو سے اس کا نظام اس طرز کا تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہی پارٹی تمام انتظام پر حاوی ہو سکتی ہے۔ مثلاً "ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی" کی ہیئت ترکیبی یہ رکھی گئی ہے کہ

۱۔ تمام منتخبہ ارکان جو پراونشل لیجسلیٹو اسمبلی میں ایسے مسلم حلقہ ہائے نیابت کی نمائندگی کرتے ہوں۔ جو ضلع مذکور کے حدود میں واقع ہیں:۔

۲۔ ضلع مذکور کے صدر مقام میں سب سے بڑی عیدگاہ کا امام۔

۳۔ ضلع میں سب سے بڑی مسلم انجمن یا جماعت (اگر کوئی ہو) کا ایک نمائندہ جسے متعلقہ ادارہ منتخب کرے:۔

۴۔ ایسے ارکان کی کل تعداد کی ایک تہائی تعداد جن کو بورڈ کے قیام کے بعد بورڈ کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ اور اگر بورڈ قائم نہ کیا گیا ہو۔ تو اس ثنا میں حکومت پنجاب کے مسلم ارکان کی طرف سے عارضی طور پر مقرر شدہ ارکان۔

گویا اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ شق ۲ و ۳ کے دو ممبر ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی میں ایسے ہونگے۔ جو برسر حکومت پارٹی کے زیر اثر نہیں ہونگے۔ تو بھی باقی قریباً سب کے سب ممبر ایک ہی پارٹی کے ہوں گے جن کے پیش نظر ہر مرحلہ پر اپنی پارٹی کے اثر و رسوخ کو بڑھانا۔ اور اپنے آپ کو مضبوط بنیاد پر قائم کرنا ہوگا:۔

اسی طرح بورڈ کی ہیئت ترکیبی جو رکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:۔

۱۔ ۲۹ ممبر منتخب ہونگے۔ جن میں سے ایک ایک ممبر مختلف ڈسٹرکٹ کمیٹیاں منتخب کریں گی:۔

۲۔ ۶ ممبروں کا انتخاب صوبائی اسمبلی کے مسلم ممبروں کی جانب سے عمل میں آئیگا۔

۳۔ ممبر سنٹرل یا فیڈرل لیجسلیچر کے مسلم ممبروں کی طرف سے منتخب ہوں گے:۔

۴۔ صوبائی جمعیۃ العلما۔ ۳ ممبر۔ انجمن اہلحدیث ایک ممبر۔ اور شیعہ کانفرنس ایک ممبر منتخب کریگی:۔

۵۔ ایک ممبر انجمن حمایت اسلام لاہور منتخب کریگی۔ اور دو ممبر دوسری انجمنیں جنہیں بورڈ منظور کرے۔ منتخب کرینگی:۔

۶۔ بورڈ ایک سرآوردہ مسلم شاعر۔ ایک سرآوردہ مسلم عالم۔ ایک سرآوردہ مسلم قانون دان۔ اور ایک سرآوردہ مسلم ایڈیٹر کو شامل کریگا:۔

۷۔ پنجاب کی مسلم دیسی ریاستیں چار ممبر مقرر کریں گی۔ ۸۔ چار ممبروں کا انتخاب ان درگاہوں کے سربراہوں کی طرف سے عمل میں آئیگا۔ جن کا ذکر اس قانون کے گوشوارہ الف میں کیا گیا ہے۔ ۹۔ مقامی حکومت زیادہ سے زیادہ دس مسلمان اول۔ ۲۔ ۳۔ اشخاص کے اس زمرہ میں سے مقرر کریگی۔ جو بورڈ نے تجویز کیا ہو۔ اور دوم دیگر ایسے اشخاص میں سے مقرر کریگی۔ جو بورڈ کے ممبر رہ چکے ہوں:۔

ان شقوں سے ظاہر ہے کہ بورڈ کی تشکیل میں حکومت کا بہت بڑا دخل ہے۔ اور اس کے ممبروں کی بہت بڑی اکثریت رکھی گئی ہے جیسے "ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی" اور "صوبائی مسلم اوقاف بورڈ" جن کے قبضہ و اختیار میں تمام مسلم اوقاف دے دیئے جائیں گے۔ اس رنگ میں ترتیب دیئے جائیں گے۔ تو مسلمانوں کو لازمی طور پر یہ خطرہ پیدا ہوگا۔ کہ حکومت قانون اوقاف کی آڑ میں مسلمانوں کے مذہبی اداروں میں مداخلت کرنا چاہتی ہے اور انہیں ایسے لوگوں کے سپرد کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔ جو اوقاف کی آمدنیوں کو اپنی پارٹی کی مضبوطی کے لئے بے دریغ صرف کر سکیں گے۔ مگر کیا ایسے وقت میں جبکہ سیاسی اور ملکی معاملات میں پبلک کو پہلے سے بہت زیادہ حقوق اور اختیارات دیئے جا رہے ہیں۔ رائے عامہ کے احترام کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ امر حیرت انگیز نہیں۔ کہ مسلمانوں کے اوقاف کو جو خالص مذہبی ادارے ہیں۔ ایسی پابندیوں میں جکڑا جائے۔ جن کا پہلے نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور ان میں ایسے رنگ میں مداخلت کی جائے۔ جسے مذہبی طور پر ناروا خیال کیا جاتا ہو۔ ان حالات میں ہم اس مسودۂ قانون کے متعلق یہی مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اسے قطعاً قانون کی صورت دینے کی کوشش نہ کی جائے۔ ورنہ مسلمانوں میں بے حد بے چینی اور اضطراب پھیل جائے گا۔ اور یہ صورت حکومت کے لئے قطعاً مفید نہ ہوگی:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ر جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن بھر سر درد اور آنکھ اور گلے میں درد کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؎

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے ؎

آج حلقہ مسجد مبارک کے احباب کا تحریک جدید کے سلسلہ میں مہمانخانہ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ اور تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت واضح کی ؎

احمدیہ ٹورنامنٹ کا دسواں گیارھواں بارھواں دن

۲ر جولائی۔ یونین کلب اور احمدیہ سپورٹس کلب کے مابین فٹ بال کا آخری میچ ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی رونق افروز تھے۔ دونوں طرف کے کھلاڑی خوب کھیلے۔ آخر یونین کلب نے احمدیہ سپورٹس کلب کے خلاف ایک گول کیا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے مابین رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کامیاب رہا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس مقابلہ کا بھی مشاہدہ فرمایا۔ شام کو بیڈمنٹن کا بھی مقابلہ ہوا۔ جس میں احمدیہ کور کے نمائندگان نے احمدیہ سپورٹس کلب کے کھلاڑیوں کو شکست دی ؎

۳ر جولائی بعد نماز عصر روکوں والی دوڑ ہوئی۔ جس میں بارہ نوجوانوں نے حصہ لیا سب سے پہلے تھوڑی سی دوڑ کے بعد دوڑنے والوں کو بنچوں کو کودنا پڑا۔ پھر میز کے نیچے سے گذرنا پڑا۔ اور پھر سوئی میں دھاگہ ڈالکر ایک سوال حل کرنا پڑا۔ پھر سوڈا واٹر کی بوتل کو خود کھولکر ایک سانس میں پی کر ایک ٹانگ پر چلنا پڑا۔ اس میں حافظ قدرت اللہ (جامعہ احمدیہ) اول رہا۔ مابعد احمدیہ سپورٹس کلب و یونین کلب کا کبڈی کا مقابلہ ہوا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب کو کامیابی ہوئی۔

۴ر جولائی۔ تعلیمی اداروں میں سارا دن اور دفاتر میں نصف دن کی تعطیل رہی۔ اور ذیل کے مقابلے ہوئے۔ صبح والی بال کا فائنل میچ ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے مقابلہ میں احمدیہ کور کامیاب رہی۔ پھر ہائی سکول اور احمدیہ سپورٹس کے مابین کبڈی کا میچ ہوا۔ جس میں ۳ نمبروں کی زیادتی سے احمدیہ سپورٹس کلب جیتا۔ پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور سپورٹس کلب کے مابین رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب جیت گیا۔ شام کو احمدیہ سپورٹس کلب اور احمدیہ کور کے مابین کبڈی کا آخری میچ ہوا۔ جس میں احمدیہ کور کامیاب رہی۔ ۷ بجے شام عام سائیکلنگ کا مقابلہ ہوا۔ چار میل کی دوڑ کرائی گئی۔ جس میں عبد الخالق صاحب (احمدیہ سپورٹس کلب) اول اور عبد الرزاق صاحب (احمدیہ سپورٹس کلب) دوم آئے۔ اول الذکر سائیکلنگ کے مقابلہ کے سلسلہ میں ہندوستان سے باہر جا چکے ہیں۔ آج کے مقابلہ میں وہ اس کپ کے مستحق قرار پائے۔ جو مرزا گل محمد صاحب رئیس نے اپنی طرف سے اس مقابلہ میں اول رہنے والے کے لئے دیا تھا۔ عبد الخالق صاحب کی کامیابی قابل مبارکباد ہے ؎

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بمبئی سے روانگی

کل یکم جولائی (۲ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ) کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے بذریعہ فرنٹیر میل بمبئی وارد ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر متعدد احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ اور پھر احباب کی معیت میں آپ جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ ناشتہ کے بعد سفر کی تیاری میں مشغول ہو گئے ٹامس کک کے دفتر دہلی کے تساہل کی وجہ سے ابتداءً Visa کے حصول میں کچھ پریشانی سی ہوئی۔ مگر آج صبح بفضلہ تعالےٰ تمام روکیں دور ہو گئیں۔

گزشتہ شب ۸½ بجے جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ کھانے کے انتظام کے سلسلہ میں ڈاکٹر عطر دین صاحب شیخ محمد شفیع صاحب قاضی محمد رفیق صاحب شکریہ کے مستحق ہیں۔ بعد ازاں خاکسار نے مختصر طور پر صاحبزادہ صاحب کے سفر کی غرض و غائت ذکر کی۔ اور آخر میں دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالےٰ سفر کو مبارک کرے۔ آمین

آج صبح شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانوی اور ان کے فرزند شیخ محمد رفیق صاحب کی طرف سے ناشتہ کی دعوت تھی۔ بعض اور احباب بھی مدعو تھے ؎

آج صاحبزادہ صاحب بعد دوپہر "کامران" نامی جہاز پر مصر کے لئے روانہ ہو گئے جہاز ٹھیک ساڑھے تین بجے روانہ ہوا۔ احباب بندرگاہ پر مشایعت کے لئے موجود تھے۔ صاحبزادہ صاحب کو ہار پہنائے گئے۔ اور سب نے مل کر دعا کی۔ اللہ تعالےٰ مرزا مبارک احمد صاحب کو بخیریت رکھے۔ اور ان کو کامیابی سے واپس لائے۔ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص محبت و عقیدت ہے۔ اور ایسے مواقع پر تو وہ پورے اخلاص کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ اور ان کی تجارت میں برکت بخشے۔ آمین دوسرے تمام احباب بالخصوص مالاباری دوستوں نے بھی اس موقعہ پر للہی محبت کا اظہار کیا ؎

یادگیر سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل وکیل جناب صاحبزادہ صاحب کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ حیدرآباد کے احباب جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حضرت عرفانی صاحب۔ مکرم جناب سیٹھ محمد اعظم اور سیٹھ معین الدین صاحبان نے بذریعہ تار صاحبزادہ کو الوداع کہتے ہوئے دعا کی ہے۔ جزاھم اللہ خیراً

خاکسار ابو العطاء جالندھری از بمبئی ۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

ہر موصی اپنے بجٹ آمد کی اطلاع دے

ہر موصی کا بجٹ آمد یعنے سالانہ آمدنی کی اطلاع دفتر ہذا میں آنی ضروری ہے۔ ابھی تک اکثر جماعتیں خاموش ہیں۔ اس کے بغیر حساب درست نہیں رکھا جا سکتا پس ہر ایک جماعت کے سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعتوں کے موصیوں کے بجٹ آمد ۳۹-۱۹۳۸ء سے جلد سے جلد اطلاع دیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

مسجد میں کوئی بدبودار چیز نہ لائی جائے

مسجد میں پیاز اور لہسن کھا کر آنے کی ممانعت ہے یا دوسری بدبودار اشیاء لانے کی بھی۔ مثلاً بعض لوگ کپڑوں میں فینائل رکھتے ہیں جس سے سخت بدبو آتی ہے۔ کیا نمازیوں کو اس بدبو سے روکنا چاہیئے یا نہیں۔ جو تکلیف لہسن پیاز کی بو سے ہوتی ہے۔ اس سے سوگنا زیادہ فینائل سے ہوتی ہے۔

جواب۔ مسجد میں کوئی بدبودار چیز نہ لانی چاہیئے خصوصاً ایسی چیز جس سے نمازیوں کو

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۵۴) قرآنی قصے آئندہ کی پیشگوئیاں ہیں

قرآن مجید میں جو قصے گزشتہ انبیائے امتوں کے وارد ہوئے ہیں۔ وُہ اپنی اصلی صورت میں تو واقعی پہلے گزر چکے ہیں۔ لیکن ہر قصہ آئندہ اس امت میں بھی پیش آنے والا ہے۔ گو بعینہٖ اُسی طرح نہ ہو۔ صرف بڑی بڑی باتوں میں مماثلت کافی ہے۔ اس کے لئے یہ آیات بطور حوالہ کے ہیں۔ انا کذٰلک نجزی المحسنین۔ یعنی جو لوگ اس درجہ کے محسن بن جائیں گے ان پر بھی ہم ایسے ہی حالات وارد کریں گے۔ لقد انزلنا الیکم کتابًا فیہ ذکرکم افلا تعقلون۔ ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا۔ اس میں گزشتہ قصے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب تمہارا ہی اپنا ذکر ہے۔ جو تم سے پیش آنے والا ہے۔ لقد کان فی قصصھم عبرۃٌ لاولی الالباب (یوسف) ان گزشتہ قصوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ یعنی ظاہر میں یہ پہلوں کے قصے ہیں۔ مگر اصل میں ان کا اشارہ پچھلوں کے لئے ہے۔ عبرت کہتے ہیں ایک بات سے دوسری بات کی طرف ذہن اور مطلب کا عبور کرنا۔

(۲۵۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالا جانا

یہ قصہ بھی اختلافِ خیالات کا موجب ہے۔ بڑی بات تو یہ ہے۔ کہ بعض لوگ خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو اتنا محدود سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک خدا صرف اُسے بچا سکتا ہے۔ جو زیادہ خطرہ میں نہ ہو۔ مثلاً آگ میں جلانے کی تجویز ہوئی۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے ہی وہاں سے بھاگ گئے۔ تو گویا خدا نے بچا لیا۔ لیکن اگر آگ بھڑکائی اور کام تیار ہو گیا۔ تو پھر عین وقت پر خدا نہیں بچا سکتا۔ حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال دینے کے بعد۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کو دریا میں غوطے کھانے کے بعد۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو کیلیں ٹھونک دینے کے بعد۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سونتی ہوئی ننگی تلوار کے نیچے لیٹے رہنے کے بعد خدا نے بچا لیا۔ ہزاروں انسان زلزلوں میں دب جاتے ہیں۔ پھر خدا ان کو بچا لیتا ہے۔ ریلیں ٹکر کھا جاتی ہیں۔ پھر کئی لوگ بچ نکلتے ہیں۔ پانی میں غرق ہو کر پھر زندہ ہو جاتے ہیں۔ استثنار تو صرف اللہ تعالےٰ نے ایک بات کا ہی رکھا ہے۔ یعنی جو مر جائے۔ اس کی رُوح واپس نہیں آ سکتی۔ مرنے سے پہلے پہلے ہر قسم کے مصائب سے لوگ اس کے فضل سے بچ جاتے ہیں۔ خواہ وُہ پانی ہو۔ یا آگ ہو۔ زلزلہ ہو۔ یا بیماری ہو۔ چوٹ ہو۔ یا زخم ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ قرآن میں آتا ہے۔ فارادوا بہٖ کیدًا فجعلنٰھم الاسفلین۔ یعنی مخالفین نے صرف ارادہ آگ میں ڈالنے کا کیا تھا۔ پوری تیاری نہ کی تھی۔ یہ بھی غلط دلیل ہے کیونکہ دوسری جگہ آتا ہے۔ کہ قالوا اقتلوہ او حرّقوہ فانجاہ اللہ من النار۔ یعنی دُشمنوں نے کہا کہ ابراہیمؑ کو قتل کر دو۔ یا جلا دو۔ تو خدا نے اس کو آگ سے نجات دی۔ یہاں آگ سے نجات کا ذکر ہے قتل سے نجات کا ذکر نہیں۔ کیونکہ قتل کا سامان ہوا ہی نہ تھا۔

تیسری جگہ اللہ تعالےٰ نے خود آگ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ قلنا یا نار کونی بردًا وسلامًا علےٰ ابراھیم یعنی اے آگ تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی ہو جا۔ اور اسے نقصان نہ پہونچا ئیو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس مسئلہ کو بالکل ہی صاف کر دیا ہے۔ میرے خیال میں انکار کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا۔ کہ انگارے پھول بن گئے تھے۔ اور آگ گلزار ہو گئی۔ بے شک یہ بے ثبوت اور فضول بات ہے۔ کیونکہ جس خدا نے آگ بنائی۔ اسی نے اس کے بجھانے کے لئے پانی بھی بنایا۔ اور اس کا پانی ہر جگہ پہونچ سکتا ہے۔ دشمنوں نے جب آگ جلائی۔ اور ایک جگہ بنا کر بکثرت لکڑیاں جمع کیں۔ اور انہیں بھڑکایا۔ اور تیار ہوئے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈالیں۔ کہ اتنے میں بادل آیا۔ اور ایک زور کا چھینٹا پڑنے کی دیر تھی۔ کہ پانچ منٹ میں آگ کا نام و نشان نہیں رہا ابراہیمؑ کو گھر کے اندر لے جا کر کسی تندور میں تو ڈالنا تھا ہی نہیں۔ بلکہ پبلک سزا شارعِ عام پر سارے شہر کے سامنے دینی تجویز کی گئی تھی۔ اس طرح بادل برس کر آگ کا بجھ جانا بذاتِ خود معجزہ نہیں۔ معجزہ یہ ہے۔ کہ ایسے وقت آگ بجھی۔ کہ ابراہیمؑ اس سے بچ گیا۔ اور سارے شہر والے اور وُہ بادشاہ جسے نمرود کہتے تھے حیران رہ گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عین وقت پر بچ جانا ان کی کرامت رہا ہے۔ ورنہ آگیں تو اس طرح دُنیا میں بجھتی ہی رہتی ہیں۔

جب یہ واقعہ ہوا۔ تو چونکہ وُہ قوم ستارہ پرست تھی۔ اور بارش کو ستاروں کی تاثیر کا نتیجہ مانتی تھی اس لئے وُہ ڈر گئی۔ اور پھر تعرض نہ کیا۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہاں رہنا مناسب نہ سمجھا۔ اور انی ذاھبٌ الیٰ ربی سیھدین کہکر وہاں سے ہجرت کر لی۔ خدا تعالےٰ کے معجزات ضرورت کے مطابق نازل ہوتے ہیں۔ جب اس آگ کے سر پر قدرتی پانی کا ذخیرہ پہونچ سکتا تھا۔ جس سے وہ قانونِ قدرت کے مطابق بجھ سکتی تھی۔ تو انگاروں کو گلزار بنانے کی ضرورت کیا تھی۔ ہاں اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایسی جگہ لے جا کر جلانے کا سامان کیا جاتا۔ جہاں یہ پانی نہ پہونچ سکتا۔ تو پھر اس معجزہ کی کوئی اور صورت ہو جاتی۔ اسی طرح لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ وہ نمرود جس نے یہ سارا فساد کھڑا کیا تھا۔ اس کی ناک میں مچھر گھس گیا۔ اور دماغ کو کاٹتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ یہ بالکل درست ہوگا۔ کہ نمرود مچھر سے مر گیا۔ مگر اس کے لئے بھی کسی عجوبہ کی۔ یعنی ناک میں گھسنے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان میں ہر سال لاکھوں آدمی ملیریا مچھر کے کاٹنے سے مر جاتے ہیں۔ اسی طرح وُہ مردُود بھی ہلاک ہو گیا ہوگا۔ عزرائیل کے ایجنٹ مچھر کو ناک میں داخل ہونے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ جب باہر سے ہی وُہ اس کا کام تمام کر سکتا تھا۔

(نوٹ:۔ الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام نے بھی ایک خطبہ جمعہ میں اس مضمون کی تصدیق کر دی۔ یہ سلسلۂ مضامین اس خطبہ سے پہلے کا لکھا ہوا ہے)

(۲۵۶) پہلے اور پچھلے منافق ایک سے ہی ہیں

فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلنا قولًا معروفًا (احزاب) میں جب یہ آیت پڑھتا تھا۔ تو حیران ہوتا تھا کہ کیا نبی کی بیبیوں پر بھی کوئی مسلمان کہلانے والا نظرِ بد ڈال سکتا ہے۔ مگر اس زمانہ میں تماشا ہو گیا۔ کہ منافقین سے سب کچھ ممکن ہے۔ اور قرآنی آیت کی صداقت پر اس زمانہ کے بعض منافقین نے مُہر لگا دی ہے

اجرائے نبوّت پر قرآن کریم سے ایک نیا استدلال

ایک صاحب سے اجرائے نبوت پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں قرآنی دلائل سے تسلی چاہتا ہوں۔ اس پر قرآن کریم سے کئی قسم کے دلائل پیش کئے گئے۔ جن میں سے ایک دلیل نئے استدلال کے ساتھ پیش کی گئی۔ جو نہایت ہی مفید اور مؤثر ثابت ہوئی۔ اسے فائدہ عام کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے!

خدا تعالےٰ نے سورۃ مومنوں میں فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنے پھر ہم نے رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ بالتواتر جاری کر دیا۔ اور سورۃ مائدہ میں فرمایا۔ یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ماجاءنا من بشیر ولا نذیر۔ فقد جاءکم بشیر ونذیر۔ یعنے اے اہل کتاب یقیناً آیا ہے تمہارے پاس رسول ہمارا بیان کرتا ہے۔ وہ تمہارے لئے رسولوں کی آمد کے سلسلہ میں وقفہ پڑ جانے پر اس لئے کہ تم عذر کے طور پر یہ نہ کہو۔ کہ ہمارے پاس کوئی بھی بشیر اور نذیر نہیں آیا۔ سو دیکھو تمہارے پاس بھی بشیر اور نذیر آ گیا۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالےٰ نے رسولوں کی آمد کے دو طریقے پیش کئے ہیں۔ ایک رسولوں کی آمد بصورت تترا یعنے پے درپے اور دوسری صورت فترۃ من الرسل یعنے رسولوں کی آمد کے سلسلہ میں وقفہ پیدا ہو جانا اب ان دو صورتوں کے سوا تیسری کوئی صورت قرآن نے رسولوں کی آمد یا آمد کے انقطاع کے متعلق نہیں بیان کی۔ اور یہ دونوں صورتیں نبیوں اور رسولوں کے سلسلہ کو بند کرنے والی نہیں ثابت ہوتیں۔ بلکہ ان سے نبیوں اور رسولوں کی آمد اور اجرائے نبوت کا ثبوت پایا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اپنی سنت رسولوں کی آمد کے متعلق یہی پیش کی ہے۔ کہ یا وہ پے درپے آئیں گے جیسے کہ موسےٰ علیہ السلام کے بعد حضرت مسیح تک پے درپے نبی اور رسول بھیجے گئے۔ یا فترۃ کی صورت میں وقفہ سے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد ایک مدت گزر جانے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال کا لمبا زمانہ گزرنے پر حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا گیا۔

پس نبیوں اور رسولوں کی آمد میں فترۃ تو واقع ہو سکتی ہے۔ لیکن فترۃ کو قرآن کریم میں مانع نبوت کے معنوں میں پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ فترۃ ایک نئے دور اور نئے بانی سلسلہ کی آمد کا پیش خیمہ اور بطور ارہاص پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فترۃ من الرسل پر مبعوث فرمایا جانا ایک نئی شریعت کی بنیاد اور نئے سلسلہ کو قائم کرنے کی غرض سے وقوع میں آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احیاء دین اور اقامت شریعت کی تجدید اعظم کی غرض سے۔ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی خواہ فترۃ کی صورت واقع ہو۔ فترۃ اجرائے نبوت کے سلسلہ میں روک نہیں بن سکتی۔ بجز اس کے کہ کسی نبی اور رسول کی آمد کے متعلق یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ وہ وقفہ اور تاخیر کے ساتھ مبعوث کیا جائے۔

پس غیر احمدی اصحاب کا یہ غلط عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی نبی اور رسول کا آنا ممتنع ہے۔ یہ قرآن کریم کی پیشکردہ تعلیم اور سنت الٰہیہ کے صریح خلاف ہے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم سے بجز ان دو صورتوں کے جو قرآن کریم نے پیش کی ہیں۔ یعنی صورت تترا اور صورت فترۃ کوئی اور صورت بھی قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ پس قرآن کریم کو قلب صادق کے ساتھ ماننے والوں کے لئے اجرائے نبوت کے متعلق اس سے بڑھ کر اور کوئی کھلا ثبوت کیا چاہیئے۔ جو خود قرآن پاک نے بالوضاحت پیش کر دیا۔ مبارک وہ جو فائدہ اٹھائیں۔ اور سعید وہ جو حزب سعداء سے مل جائیں۔

خاکسار غلام رسول راجیکی

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ یعنی دُعا

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ دعا ہے۔ اس میں کم و بیش تمام لوگ شامل ہو سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جو لوگ ان مطالبات میں یعنے جو پہلے بیان ہو چکے ہیں شریک نہ ہو سکیں۔ اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں۔ تو وہ خاص طور پر دعا کریں۔ کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے کاموں میں برکت دے۔

پھر وہ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ چالیس خاص مومن پیدا کر دے۔ ایسے چالیس مومن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مطالبہ کو آخر پر رکھ کر بتلایا ہے کہ یہ مطالبہ اہم ترین مطالبہ ہے۔ سو اگر خلوص نیت سے دعا کی جائے اور التزام کے ساتھ دعا کی جائے۔ تو ایسا کرنے والا اگرچہ دوسرے مطالبات میں کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکا ہو۔ تو وہ اپنے اس عمل سے تمام مطالبات کے پورا کرنے کے ثواب سے حصہ حاصل کرنے کا قصد کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنے والے نے تحریک جدید کے مطالبات کے مقصد اعلےٰ کے حصول کے لئے اپنے مولےٰ کریم کے حضور استدعا کی۔ اور اس کے عرش کو ہلانے کی کوشش کی۔ کہ جس کے ہلنے پر تمام مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔

دعا التزام کے ساتھ کرنا ان کے لئے اور بھی ضروری ہے۔ جو دوسرے مطالبات کو پورا کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور عمل پیرا ہیں۔ کیونکہ اگر وہ دعا نہیں کرتے۔ تو گویا وہ محض اپنی قوت بازو سے مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بجز تائید ایزدی ایسے مقاصد حاصل نہیں ہوا کرتے۔ کہ جو راستبازوں اور خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والوں کا حصہ ہیں۔ پس جو شخص تحریک جدید کے دیگر تمام مطالبات پر عمل کرتے ہوئے دعا کی طرف متوجہ رہے گا۔ وہ اپنے کام کو اعلےٰ درجہ پر پہونچائے گا۔ اور اپنے اس عمل سے اپنے ایمان پر مہر تصدیق ثبت کریگا۔

خاکسار حشمت اللہ

نومبایعین کیلئے تربیتی خطوط

نظارت تعلیم و تربیت نے نومبایعین کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے ایک تربیتی خط طبع کرایا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ یہ خط منگا کر نومبائع اصحاب کو ان کا مطالعہ ضرور کرائیں۔ اور ان پڑھ ہونے کی صورت میں پڑھ کر سنائیں۔

ممبرانِ مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد نامہ اور پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ میں داخلہ کے وقت مندرجہ ذیل عہد ہر ممبر سے لیا جائے جو ممبر اس وقت تک داخل ہو چکے ہیں۔ ان سے بھی یہ عہد لیا جائے۔ اور تمام عہد کنندگان کے نام محفوظ رکھے جائیں۔

عہد نامہ

میں عہد کرتا ہوں :-

۱- کہ اگر کسی وقت خدانخواستہ جھوٹ بولوں۔ اور اگر وہ جھوٹ ثابت ہو جائے تو میں خوشی سے ہر سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔

۲- میں آئندہ یہی سمجھوں گا۔ کہ میں احمدیت کا ستون ہوں۔ اور اگر میں ذرہ بھی ہلا اور میرے قدم ڈگمگائے تو میں یہ سمجھوں گا۔ کہ احمدیت پر زد آگئی ہے۔

۳- مقرر کردہ پروگرام پر عمل نہ کرنے یا غیر حاضر ہونے کی صورت میں جو بھی سزا تجویز کی جائے اسے بخوشی قبول کروں گا

۴- میں اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کروں گا۔ کہ اپنے فوائد کو بالکل بھلا دوں اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا منتہا قرار دے لوں۔

۵- کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ باقی ممبروں کے ساتھ مل کر مجلس کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہاتھ سے کام کرتا ہوا خدمت خلق کروں گا۔

۶- اگر مجلس کو ضرورت پڑے تو سال میں اکٹھے دس دن وقف کروں گا۔

۷- نصف گھنٹہ کے ہاتھ کے کام کے علاوہ اوقات دیگر میں سے بھی کچھ وقت مجلس کے باقی پروگرام مثلاً امداد بیوگان و مساکین یا تبلیغ وغیرہ کیلئے وقف کروں گا

۸- حسب استطاعت ماہوار چندہ دوں گا۔

پروگرام

مجلس کے لئے ذیل کا پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔

۱- "پروگرام تحریک جدید کا ہی ہو۔ تم تحریک جدید کے والنٹیر ہو گے۔ تمہارا فرض ہو گا۔ کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی۔ بلکہ ہر مذہب کے غریبوں مسکینوں اور بیکسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں"

"ممبر نوجوانوں کے اخلاق درست کریں۔ انہیں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب دیں۔ سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کریں۔ دینی علوم پڑھنے اور پڑھانے کی طرف توجہ کی جائے"

{اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ}

۲- ہر ممبر کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ کم از کم نصف گھنٹہ روزانہ مجلس کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق خدمت خلق کیلئے وقف کرے۔ سارے ممبر ایک جگہ جمع ہو کر کام کریں۔ اگر مجلس کو ضرورت پیش آئے۔ تو ہر ممبر کم از کم دس دن سال میں اکٹھے وقف کرے۔

۳- ہاتھ کے کام میں سڑکوں کی صفائی بوجھ اٹھانا سٹیشنوں پر پانی پلانا۔ محتاجوں کا اسباب اٹھانا۔ تکفین و تدفین وغیرہ شامل ہیں۔

۴- نمازوں کے لئے باقاعدگی پیدا کرنا اور صبح کی نماز کے لئے جگانا۔

۵- کمزوروں کی تربیت کرنا۔

۶- بیماروں کی عیادت

۷- فرسٹ ایڈ اگر ممکن ہو۔

دیگر ہدایات

۱- روزانہ اجتماعی کام کے لئے نصف گھنٹہ حسب حال مقرر کرنے کی ہر مجلس کو اجازت ہے۔

۲- ہفتہ وار رپورٹ ہر جمعہ کو ارسال کر دی جائے۔ خانہ پری ہر روز ضروری ہے یہ رپورٹ بک پوسٹ کے ذریعہ دو پیسے میں بھیجی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ لفافہ کھلا رکھا جائے اور اس میں کوئی خط نہ ڈالا جائے

۳- بیواؤں کی خبر گیری کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ تاکہ قبیح نتائج پیدا نہ ہوں۔ نوجوان بیواؤں کی امداد عمر رسیدہ اشخاص کو کرنی چاہیئے مختلف ممبروں کو باری باری اس کام پر مقرر کیا جائے۔ ممبران کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ بیوگان کے گھروں میں داخل نہ ہوں نہ وہاں سے کچھ کھائیں پئیں اور نہ ان سے کسی قسم کے تعلقات بڑھائیں

۴- ممبروں کی تعداد بڑھانے کے لئے تحریک جاری رکھی جائے۔ ممبر بناتے وقت یہ دیکھ لیا جائے کہ وہ کام کرنے والے اشخاص ہوں۔

۵- صبح کی نماز کے لئے ہمیشہ نہ جگایا جائے۔ بلکہ ایک ہفتہ جگانے کے بعد ایک ہفتہ چھوڑ دیا جائے۔ تا لوگوں میں جگانے سے ہی اٹھنے کی عادت نہ پیدا ہو جائے۔ (فی الحال احمدیوں کو ہی اٹھایا جائے)

۶- ہر مجلس کو نصف گھنٹہ کے لئے ہر روز اجتماعی کارگزاری ضروری ہے۔ نمازوں کے لئے ہشیار اور بیدار کرنا۔ عیادت بچوں کی تربیت۔ بیوہ پروری وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

۷- بچوں کی نگرانی کے لئے چالیس سال سے زائد عمر کے احباب مقرر کئے جائیں جن میں ہمت اور استقلال ہو۔ اور ان کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) بچوں کو پنجگانہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں (۲) سوال وجواب کے طور پر دینی و مذہبی مسائل سمجھائیں (۳) ان سے وہ کام لیں جن کے نتیجہ میں محنت کی عادت سچ کی عادت۔ نماز کی عادت ان میں پیدا ہو۔ (۴) بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں۔ (۵) ان کی اخلاقی خرابیوں مثلاً گالی گلوچ کو دور کریں۔ (۶) ان میں اخلاق فاضلہ پیدا کریں (۷) پریڈ۔

۸- ممبران کو کام میں باقاعدہ حاضر ہونے کیلئے ہر زعیم کا فرض ہے۔ کہ انہیں تلقین کرے۔ اور اپنی انتہائی کوشش اس کام میں صرف کرے۔

۹- تمام زعماء پریذیڈنٹ اپنے جملہ ممبران کی فہرست معہ فہرست مقررہ چندہ سیکرٹری کو بھیجدیں۔

۱۰- ہر مجلس کو چاہیئے کہ ہفتہ وار رپورٹ کے علاوہ ایک ماہوار رپورٹ بھیجا کرے۔ جس میں روزانہ معمولی کاموں کے علاوہ خاص واقعات اور کاموں کا ذکر ہو۔ جس میں بحیثیت مجلس نمایاں طور پر کام کیا گیا ہو۔ مثلاً غیر احمدی اور دیگر مذاہب کے لوگوں کی دعوتوں اور جلسوں کے انتظامات ان کے بیماروں کی عیادت وغیرہ۔

۱۱- دیگر مذاہب کی بیواؤں کے پاس بلاواسطہ نہ پہنچا جائے۔ بلکہ ان مذاہب کی سوسائیٹیوں کو لکھا جائے۔ کہ ہم حتی الوسع آپ کی خدمت کیلئے تیار ہیں۔ پھر وہ سوسائٹیاں اگر بیواؤں کی خدمت سپرد کریں تو کی جائے۔ اگر جلسوں اور دعوتوں کے انتظامات سپرد کریں تو وہی کئے جائیں

۱۲- کسی رکن کی ایک غیر حاضری بھی برداشت نہ کی جائے۔ بلکہ فوراً ہر مجلس کی کمیٹی اس پر تعزیری کارروائی کرے۔ اور غیر حاضر کو سزا دے۔ اگر کوئی زعیم سست ہو یا کسی ریزولیوشن پر عمل نہ کرے تو مجلس مرکزیہ اس پر تعزیری کارروائی کرے۔

۱۳- اس ہفتہ میں بھی جبکہ جگانے کا پروگرام نہ ہو تو ان لوگوں کو جو نمازوں میں خاص طور پر سست ہوں جگایا جائے۔

۱۴- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو "کہ اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھولدے اور ان لوگوں کو جن کو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانا شروع کر دے تو یہی ایک ایسی خدمت ہو گی جو انہیں اللہ تعالےٰ کی رضا کا مستحق کر دے گی" بھی لائحہ عمل میں شامل کیا جائے۔

۱۵- حضرت امیر المومنین کے اس ارشاد کی تعمیل میں "کہ مجلس خدام الاحمدیہ کیلئے خدمت کا ایک موقعہ ہے اس کے والنٹیر لوگوں کے گھروں میں جائیں۔ اور مردوں اور بچوں کو (تحریک جدید کے جلسوں میں شریک ہونے کی) تحریک کریں۔ تمام ارکان تحریک جدید کے جلسوں میں مستعدی سے کام کریں۔ اور کوئی مرد یا بچہ ایسا نہ چھوڑیں جو ان میں شامل نہ ہو

۱۶- ہر مجلس کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ ارکان سے جمع شدہ چندہ میں سے (جو رسید دیکر وصول کیا جائے) ۲/۱ مقامی

حفظانِ صحت

انفلوئینزا کا قدرتی علاج

موجودہ زمانہ کی ادویات میں "مرکبات" وغیرہ کے افادہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انسان کے لئے وہی علاج بہتر ہے۔ جس کو قدرت نے اپنے دارالتجارب میں تیار کر کے انسان کے حوالے کیا ہے

یہ امر موجب تعجب نہیں۔ کہ کچھ عرصہ سے کونین ایسی قدرتی پیداوار کو انفلوئینزا کے انسداد کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اگر کونین مناسب طریق پر اور مناسب مقدار میں استعمال کیا جائے۔ تو یہ نہایت عمدہ ذریعہ انسداد ہے۔ چنانچہ اگر روزانہ تین گرین کی خوراک کھائی جائے تو یہ ہر لحاظ سے بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اور بعد کے مضر اثرات بھی پیدا نہیں ہوتے پھر ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ ڈاکٹر کے نسخہ کی حاجت نہیں جو شخص چاہے۔ مقررہ مقدار خود بخود کھا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ گراں بھی نہیں۔

انفلوئینزا کے مقابلہ کے لئے کونین میں جو انسدادی قوت ہے۔ اس کی تصدیق وسیع تحقیق کے بعد بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کی ہے۔ اور مشہور طبی رسالوں میں اس مسئلہ کے متعلق بے شمار مضامین لکھے گئے ہیں۔ بخار سے بچانے کی کونین میں خاصیت موجود ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ کئی سالوں سے ملیریا وغیرہ کیلئے نہایت ضروری چیز سمجھی جاتی ہے۔ فی الحقیقت اس مرض کے اسباب کا مقابلہ کرنے میں کونین نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ کونین کا جو عمل انفلوئینزا کے لئے ہے وہی ملیریا کے لئے ہے یہ بیماری کے خلاف انسان کی مدافعانہ قوتوں کو تقویت پہنچاتی ہے۔

کونین ایک قدرتی پیداوار ہے جسکا کوئی متبادل نہیں۔ لہٰذا بنی نوع انسان کی تمام جماعتوں کو اس سے پوری طرح آگاہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ تو ہیں بہت بڑے نقصانات جان و مال کو روک سکتی ہیں۔

پریس بیورو واز ڈیاس ایمسٹرڈم۔ ہالینڈ

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ڈائننگ ہال کیلئے

چندہ کی بارھویں قسط

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ یہ تحریک اب جلد جلد قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ جلد سے جلد احباب یہ خوشخبری سنیں گے کہ کل رقم پوری ہو گئی ہے۔ اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء میں نے اس چندہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عطیہ سے کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ کیا اچھا ہو اگر جماعت کے انتیس احباب ایک ایک سو روپیہ اس چندہ میں عنایت کر کے اس فخر کے بجا حامل ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک خاص چندہ میں ایک خاص رقم دے کر شامل ہوتے ہیں۔ اس خواہش کو میں پھر دہراتا ہوں۔ امید ہے کہ جماعت کے مخلص احباب اس طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں گے۔ اور ایک ایک سو روپیہ کی رقم اس چندہ میں دے کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔ لیکن میرا اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ ایک سو روپیہ سے کم دینے والے اس چندہ کے مطالبہ میں میرے مخاطب نہیں بلکہ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقلید میں اور حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے۔ صرف انتیس احباب ہی ایک ایک سو روپیہ عطا فرما دیں تو پھر ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کہ کسی اور صاحب سے چندہ لیا جائے۔

تمام دوست اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرما دیں اور تصریح کر دیں کہ یہ مہمان خانہ کے کھانے کے کمرہ کی تعمیر کے لئے ہے اب میں اس چندہ کی بارھویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۳۵	جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ دار الفضل قادیان	۳ر
۱۳۶	جناب شیخ اللہ بخش صاحب امرتسر	صہ ر
۱۳۷	" خدا بخش صاحب خانیوال	عہ ر
۱۳۸	" غلام حسین صاحب نئی دہلی	عہ ر
۱۳۹	" محمد دین احمد صاحب رانچی	عا
۱۴۰	" شیخ عبید اللہ صاحب لاہور	عہ ر
۱۴۱	" فیض احمد صاحب زیرہ	عسہ
۱۴۲	" عطاء اللہ صاحب میرپور خاص	عا
۱۴۳	" بابو ننھے خان صاحب انبالہ	عسہ
۱۴۴	" سید عبد الحلیم صاحب پوری	صہ ر
۱۴۵	" سید منظور احمد صاحب خوردہ، اڑیسہ	عہ ر
۱۴۶	" مرزا اعظم بیگ صاحب کاشگرہ گلگت	عہ
۱۴۷	" فضل کریم صاحب عارف والہ	ماار
۱۴۸	" بشیر احمد صاحب بھیرہ	سہ ر
۱۴۹	" ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب شیخوپورہ	صہ ر
۱۵۰	" منشی محمد الدین صاحب تہال گجرات	سہ ر
۱۵۱	محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب	ضہ ۵

گذشتہ میزان دو ہزار دو سو ترپن روپیہ آٹھ آنہ چھ پائی بنتی ہے۔ موجودہ میزان دو سو دس روپیہ تین آنہ ہوتی ہے۔ کل میزان دو ہزار چار سو تریسٹھ روپیہ ساڑھے گیارہ آنے ہوئے۔ اب باقی صرف پانچسو چھتیس روپیہ ساڑھے چار آنہ رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کو پڑھتے ہی دوست فوری توجہ فرمائیں گے۔ بالخصوص ہر مقام کی لجنہ اماء اللہ ضرور توجہ دیں گی۔ (ناظر ضیافت)

پروگرام تبلیغی دورہ حلقہ پونچھ راجوری

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ جولائی میں حسب ذیل پروگرام کے مطابق اپنے تبلیغی حلقہ کا دورہ کریں گے۔

۸ تا ۱۸ رجولائی۔ حلقہ دوہری مرگ۔ چارکوٹ۔ کوٹلی۔ کالابن۔ منگیوٹ لوہارکا۔ دھوڑیاں وغیرہ

۱۹ تا ۳۱ رجولائی۔ حلقہ ڈیری رلیوٹ۔ بھمبرگلی۔ درڈی۔ دھبرڈٹ۔ ہنگل نارڈ پرادہ وغیرہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ

وصیتیں

نمبر ۶۰۱۹ میں صہبا بیگم زوجہ مولوی غلام حسین قوم راجپوت بھٹی عمر تقریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محلہ دار الفضل قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۳-۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت میری ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ سوائے تین سو روپیہ کے زیور اور پارچات کے جو میرے زیر استعمال ہیں۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی انجمن مالک ہوگی۔ میری اس جائیداد میں میرا حق مہر مبلغ ما صہ روپیہ بھی ہے۔ جو میں لے چکی ہوئی ہوں۔

الامتہ:۔ صہبا بیگم

گواہ شد:۔ غلام حسین پی ای ایس پنشنر خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ غلام محمد پسر موصیہ بقلم خود

منکہ بھاگ بھری زوجہ میاں خوشی محمد صاحب قوم کمہار پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

(۳) اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے زمین سکنی رقبہ دس مرلہ واقعہ محلہ دار السعتہ قادیان جسکی قیمت خرید ۱۲۵/۰ روپیہ ہے۔

الامتہ بھاگ بھری زوجہ خوشی محمد صاحب

گواہ شد شیخ محمد حسین صدیقی

گواہ شد:۔ خوشی محمد۔

نمبر ۶۰۳۱ منکہ محمد یعقوب ولد تاج محمود صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ تیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد یعقوب احمدی حال کلکتہ۔ گواہ شد مرزا ظفر احمد کلکتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۳ جولائی۔ راجہ نریندر ناتھ صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ قانون واگزاری اراضی رہونہ کسانوں کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ بڑے بڑے زمینداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہے۔ اس معاملہ کے متعلق میں کانگرسی لیڈروں کو بھی توجہ دلاتا ہوں اگرچہ میں کانگرس کا ممبر نہیں ہوں نیز اس کے متعلق میں گاندھی جی سے بھی مشورہ لوں گا۔

لنڈن ۳ جولائی۔ آئرلینڈ کے پریذیڈنٹ مسٹر ڈی ویلرا نے پنڈت جواہر لال کو وہاں آنے کی دعوت دی ہے جسے آپ نے منظور کر لیا ہے۔

شملہ ۳ جولائی۔ حکومت کی طرف سے مارکیٹنگ بل یعنی منڈیوں میں مال کی فروخت پر کنٹرول کا بل ۷ جولائی کو اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔ اور حکومت کا ارادہ ہے کہ اسی روز یہ بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہو جائے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ وزیر اعظم برطانیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہری آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے جنگ کے سوا اور کوئی طریقہ باقی نہ رہا تو اس صورت میں ہم ضرور لڑینگے لیکن پھر بھی اس امر کی کوشش کریں گے کہ جنگ یورپ کی طرح دوبارہ جنگ نہ ہونے پائے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر جنگ شروع ہوئی تو برطانیہ بھوکا مر جائے گا۔ یہ بالکل غلط ہے ہم نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ کہ جنگ کے وقت خوراک کی سپلائی میں کمی نہ ہو۔

کلکتہ ۲ جولائی۔ وزارت بنگال کے سابق وزیر مسٹر نوشیر علی وزارت پارٹی کے مخالف ممبروں کو جمع کر کے ایک نئی پارٹی بنا رہے ہیں۔ اور اس دھن میں ہیں۔ کہ کسی طرح وزارت کو توڑا جائے۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ گو ان کے ساتھ بہت سے ممبر ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے میری وزارت کو توڑ ڈالا۔ تو مسلمان انہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔

کشمیر ۲ جولائی۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے نام اور آئین میں تبدیلی کی وجہ سے اس کے سابق صدر چوہدری غلام عباس صاحب اور بعض دوسرے ممبر مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور ایک نئی پارٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔

شملہ ۳ جولائی۔ سرکاری گزٹ میں مارکیٹنگ بل کے خاتمہ پر سر چھوٹو رام کا ایک بیان درج ہے جس میں لکھا ہے گورنمنٹ ہند نے اپنی براہ راست نگرانی میں ایک تحقیقات کرائی تھی جس سے یہ انکشاف ہوا۔ کہ ایک روپے کی گندم میں سے کاشتکار کی جیب میں صرف ساڑھے نو آنے جاتے ہیں باقی آڑھتی وغیرہ مختلف صورتوں میں ہضم کر جاتے ہیں۔ یہی حال دوسری پیداواروں کا ہے اس قسم کے قوانین۔ بمبئی۔ حیدرآباد دکن۔ سی پی اور مدراس میں بھی جاری ہیں۔

کابل ۲ جولائی۔ وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے کہ سلیمان خیل قبیلہ غزنی کی افواج سے شکست کھا کر بھاگ گیا تھا۔ اس کا تعاقب کیا گیا۔ اور جنگ پر مجبور کیا گیا۔ افغانی طیاروں نے ان کے مورچوں پر شدید بمباری کی۔ باغیوں نے مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دئے ان میں سے ۷۰۰ قید کر لئے گئے۔ اور ۱۲۰۰ کے قریب ڈیورنڈ لائن کو عبور کر کے وزیرستان میں داخل ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اب وزیریوں سے امداد طلب کر رہے ہیں۔ مگر بیس ہزار فوج اور ۲۰ طیارے ان کے مقابلہ کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

کراچی ۲ جولائی۔ علاقہ سکھر کے کسانوں کے مالیہ میں اضافہ کی تجویز پر جس آئینی تعطل کا خدشہ عرصہ سے محسوس کیا جا رہا ہے وہ اب بالکل قریب نظر آ رہا ہے اور ممکن ہے دو چار روز میں ہی حالات نازک صورت اختیار کر لیں۔

الہ آباد ۳ جولائی۔ یوپی کے وزیر انصاف ڈاکٹر کٹجو کو معلوم ہوا تھا۔ کہ ایک سرگرم کانگرسی لیڈر کی رائے ان کے متعلق اچھی نہیں۔ اس پر انہوں نے وزارت سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ مگر وزیر اعظم نے ان کی غلط فہمی کو دور کر دیا۔ اس لئے استعفیٰ بھی واپس لے لیا گیا ہے۔

برلن ۳ جولائی۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے جو کتاب "میری جدوجہد" لکھی ہے وہ اس وقت تک ۲۵ لاکھ بک چکی ہے جس سے ۱۶۰۰۰۰ پونڈ وصول ہوئے ہیں

پشاور ۲ جولائی۔ سٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ تقریباً ۳ ہزار وزیری قبائل کا ایک لشکر کوہاٹ کی نمک کی کان کے قریب واقع ایک گاؤں بہادر خیل پر حملہ کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔

استنبول ۲ جولائی۔ آج ترکی اور فرانس کے درمیان اس معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ جس کی رو سے سنجق اور اسکندرونہ میں ترکی اور فرانس کی فوجیں مساوی تعداد میں رہیں گی۔

ناگپور ۲ جولائی۔ سی پی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ دہلی میں بجلی کے جو سوچ تیار ہوتے ہیں وہ بہت اچھے ہیں اس لئے آئندہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں وہی استعمال ہوں۔ غیر ملکی سوچ بالکل استعمال نہ کئے جائیں۔

کلکتہ ۲ جولائی۔ نواب مرشد آباد نے اعلان کیا ہے کہ ستمبر ۳۸ء میں بمقام دہلی قوم پرست یعنی لیگ کے مخالف مسلمانوں کی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جس کا مقصد ایک مشترکہ پروگرام مرتب کرنا ہے۔ جسے تمام قوم پرست مسلم جماعتوں کی حمایت حاصل ہو۔ صوبہ سرحد کے خدائی خدمتگار بھی اس میں شامل ہونگے۔

کراچی ۳ جولائی۔ سندھ گورنمنٹ کے ہوم سکرٹری نے آج نمائندہ پریس کو بتایا۔ کہ سندھ کے تمام آنریری مجسٹریٹ جن کی تعداد ۸۵ ہے مستعفی ہو گئے ہیں لوکل باڈیز کے نامزد ممبر بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۳ جون۔ بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں صدر کانگرس مسٹر بوس نے ہوم منسٹر کو ایک طویل مکتوب ارسال کیا ہے۔ اور امید ہے کہ دونو کی ملاقات بھی ہو گی۔

لنڈن ۳ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو پرسوں وزیر ہند لارڈ زیٹلینڈ سے ملاقات کر چکے ہیں۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اسی طرح لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ سے بھی کل ملاقات کی۔ اور ایک گھنٹہ تک بات چیت کرتے رہے ان ملاقاتوں میں کیا گفتگو ہوئی۔ اس سے پنڈت جی کے گہرے دوست بھی ناواقف ہیں۔

کراچی ۳ جولائی۔ ہنسراج وائرلیس کو سندھ گورنمنٹ کی سفارش کے بغیر پنجاب گورنمنٹ نے شادی کے لئے اس صوبہ میں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اب یہ شادی سکھر میں ہو گی۔ ہنسراج کے والد اور رشتہ دار نیز دلہن اور اس کے رشتہ دار سکھر پہنچ گئے ہیں۔

ٹوکیو ۳ جولائی۔ روس کا ایک نامور جرنیل وہاں سے بھاگ کر جاپان پہنچ گیا ہے۔ اور اس نے اطلاع دی ہے کہ روس میں جاپان کے خلاف بڑے زور سے جنگی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ روس چین کی مدد کر رہا ہے۔ اور جب جاپان چین سے لڑتے لڑتے کمزور ہو جائیگا تو روس اس پر حملہ کر دے گا۔

سیکر ۳ جولائی۔ سمجھوتہ کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جے پور کے حکم سے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ سیکر کے لوگ اسے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں اور ستیہ آگرہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جے پور ریلوے سٹیشن کے حکام نے باہر سے آنے والا مال و اسباب ان کے مالکوں کو پولیس کی اجازت کے بغیر اٹھانے سے روک دیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی